Fikr-o-Nasar (Islamabad) 11:1 (1973)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

عہد حاضر ایک ایسا دور ہے کہ جس کو صحیح معنوں میں عہد انتشار کہا جاسکتا ہے۔ سیاسیات، معاشیات، عقائد و افکار اور اعمال سب میں ایک انتشار اور بے یقینی کی کیفیت موجود ہے۔ پرانے افکار و معتقدات اپنی جگہ قائم سہی مگر متزلزل نظر آتے ہیں اور نئے افکار و معتقدات بظاہر ابھی تک کسی یقین کی منزل پر پہنچ نہیں سکے ہیں۔ سائنس اور فنکارانہ مہارتوں میں روز افزوں ترقی ہورہی ہے اور اس ترقی نے نہ صرف آنکھوں کو خیرہ کردیا ہے بلکہ دل و دماغ کو بھی حیرت میں ڈال دیا ہے۔ یقین کی بنیادیں ہل گئی ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ سطحی مذہب و عقیدہ کے علمبردار اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوتے جاتے ہیں۔ یہ صورت حال ایسے لوگوں کے لئے یقیناً لمحۂ فکریہ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اہل مذہب یاس و پست ہمتی کا شکار ہوجائیں اور مخالف مذہب قوتوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ مذہبی عقائد کی گرفت انسانی قلب و دماغ پر اس قدر مضبوط ہے کہ آسانی کے ساتھ اسے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ بعد کے ملحق معتقدات کے دفاع اور تحفظ کے لئے موجودہ مساعی کافی نہیں۔ اس سلسلے میں جہاں اور تدبیریں کی جا سکتی ہیں ایک موثر تدبیر یہ بھی ہے۔کہ غل و غش سے پاک مذہبی تعلیمات پر اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے۔

بظاہر مذہب کے خلاف کئی صدیوں کی مسلسل جدوجہد اور سائنسی ترقیات کی خیرہ کن چکاچوند کے باوجود اب تک دنیا کی آبادی میں لامذہبیت کو کچھ بہت زیادہ فروغ حاصل نہیں ہوسکا ہے۔ ابھی تو دنیا میں لامذہبوں کی آبادی کا تناسب دو فیصد بھی نہیں ہوسکا ہے۔ باقی ساری آبادی کسی نہ

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

کسی مذهب کی پابند هے یا کم از کم پابند هونے کی دعویدار هے۔ چاهے افریقه کا بش مین هو یا امریکه کا پروفیسر، چاهے چین کا تاؤ هو یا جاپان کا شنتو، مذهب کی گرفت سے دل کسی کا آزاد نهیں ۔ اور حقیقت یه هے که آزاد هو نهیں سکتا۔ مذهبی عقائد کی بنیاد سائنسی معلومات کی طرح بوقلموں مادی تجربات پر قائم نهیں هے بلکه خبر صادق کے یقین پر اس کی بنیاد هے۔ سائنسی معلومات اور مادی تجربات ایک دوسرے کی تردید و تنسیخ کر سکتے هیں ۔ اس کے برعکس خبر صادق ناقابل تر میم هوتی هے۔ کسی آدمی کے اس یقین پر که وه فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا هے کون هے جو خط نسخ پھیر سکے اس لئے که اس کے یقین کی بنیاد خبر صادق پر هے۔

کائنات کا وه رخ جو سائنس کی ترقی نے همارے سامنے بے نقاب کیا هے اس قدر دھندلا اور غیر واضح هے که اس پر یقین کی بنیاد رکھنا ممکن هی نهیں هے۔ هم جس بات کو آج یقینی اور حقیقی قرار دیتے هیں کل جب مشاهده اور تجربه اور آگے بڑھ جاتا هے تو وه غیر یقینی اور غیر حقیقی ثابت هوتی هے۔

اگر به نظر غائر دیکھا جائے تو سچے مذهب کو سائنس اور مادی تجربه سے کوئی بیر نهیں ۔ اور سائنس اور تجربه فی الواقع کسی میدان میں بھی مذهبی عقائد کا حریف نهیں بن سکتا۔ سائنس اگر حقائق اشیاء کے علمی اکتشافات کا نام هے تو مذهب سے یه کبھی متصادم نهیں هوسکتی۔ لیکن چونکه سائنس انسانی کاوش کا نتیجه هے اور انسان کی قوتیں اور صلاحیتیں اپنی تمامتر وسعت و گهرائی کے باوجود محدود اور پایاب هیں اس لئے آنکھ بند کرکے اس پر اعتماد نهیں کیا جا سکتا۔ اور مذهب کے مقابله میں اس کا مقام بهرحال فروتر هے۔ اس لئے که مذهب جن حقائق کی پرده کشائی کرتا هے وه غیر متغیر ازلی اور ابدی هیں اور ان کا سرچشمه ایک ایسی ذات هے جو خطا و نسیان سے پاک هے اور هر لحاظ سے اعلی و اکمل هے۔

مذھب اور سائنس کی آویزش بالکل غیر حقیقی ہے اور وہ تمامتر اس کے علم برداروں کی پیدا کردہ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے حریف اور دشمن نہیں بلکہ ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ اور اس کی واحد صورت یہ ہے کہ ان دونوں کو یکجا کردیا جائے۔ مذھبی علوم سے بہرہور اشخاص سائنسی علوم میں بھی مہارت پیدا کریں اور سائنس کو مذھب کی خدمت کے لئے تیار کریں کہ اسی میں انسانیت کی نجات ہے۔